



سوال

میری ایک بہن شادی شدہ ہے لیکن ابھی تک اس کے خاوند نے اس کے ساتھ دخول نہیں کیا، سب کچھ لہجھا بھلا تھا لیکن اچانک میری بہن نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی اس لیے کہ وہ اب اس سے محبت نہیں کرتی۔ وہ دونوں ابھی تک لٹھے ایک ہی گھر میں میاں بیوی کی طرح نہیں رہے، جب اس کے خاوند نے یہ بات سنی تو وہ انتقاماً طلاق نہیں دینا چاہتا، اور میری بہن مصر ہے کہ وہ اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی، اور خاوند مصر ہے کہ وہ طلاق نہیں دے گا۔ ہم نے بہن کو کہا ہے کہ تم اس سے کسی شرعی عذر اور حجت کے بغیر طلاق نہیں لے سکتی، لیکن اس کا کہنا ہے کہ اس کا خاوند بہت جلد غصہ میں آنے والا اور راز افشاں ہے، آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ ابھی تک وہ ایک گھر میں لٹھے نہیں رہے، اور اس کا خاوند بھی یہ اعتراف کرتا اور کہتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر لے گا، تو اب آپ بتائیں کہ اس مشکل کا شرعی حل کیا ہے؟

جواب

بہن قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اگر خاوند بیوی کے شرعی حقوق کی ادائیگی کرتا ہے تو بیوی کا خاوند سے طلاق کا مطالبہ حرام ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جو عورت بھی بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ لے اس حدیث کو صحیح الوداؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (بغیر کسی سبب کے) کا معنی یہ ہے کہ کسی ایسی سختی اور تکلیف کے بغیر جو طلاق تک لے جائے۔

اور جب بیوی مجبور ہو جائے اور خاوند اس کے حقوق میں سستی کرتے ہوئے حقوق کی ادائیگی نہ کرے یا پھر اس کا اخلاق صحیح نہ ہو اس کے علاوہ دوسرے اسباب بھی ہوں تو بیوی طلاق طلب کر سکتی ہے اور اپنا معاملہ عدالت میں قاضی کے پاس لے جائے اور ساری وضاحت کرے، اور قاضی یا تو خاوند سے حقوق کی ادائیگی کروائے یا پھر اسے طلاق دینے کا کہے۔

اور اگر خاوند میں اخلاق قبیحہ کا انکشاف ہو تو فوری طور پر طلاق کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ بیوی کو چاہیے کہ وہ اسے محبت کرتے ہوئے لچھے انداز سے نصیحت کرے، اور اس کے برے اخلاق کو اخلاق حسنہ کے ساتھ بدلنے میں مدد و تعاون کرے۔

اور پھر خاوند تو اعتراف کرتا ہے کہ وہ غلط ہے اور اپنی اصلاح کرنے کا وعدہ بھی کر رہا ہے جو کہ خاوند کی جانب سے لہجائی قدم ہے اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کے لیے پہلا قدم ہے، لہذا عورت کو اس سلسلے میں اپنے خاوند کا بھلائی اور خیر پر معین و مددگار ہونا چاہیے۔

اور اگر ہر عورت اپنے خاوند کے جلد غصہ میں آنے یا پھر آپس کی باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے یا اس طرح کی کسی اور غلطی اور وجہ سے طلاق کا مطالبہ کرنا شروع کر دے تو پھر کوئی بھی گھر علیحدگی سے نہ بچ سکے اور ان کی اولاد بھی ٹھوکر میں کھاتی پھرے۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (3758) اور (12496)۔۔



34579